رمضان آگہی

برائے

مریض اور معالجین

ISLAMIC MEDICAL LEARNERS ASSOCIATION

(IMLA)

رمضان آگہی برائے
مریض اور معالجین

مرتب کردہ

ISLAMIC MEDICAL LEARNERS ASSOCIATION

www.imlaglobal.org
www.facebook.com/imlaglobal
Imlaglobal@gmail.com
0092 300 209 0718

رمضان آگہی برائے مریض اور معالجین

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
1	رمضان کے معنیٰ	4
2	روزے کی تعریف	4
3	روزے کا مقصد	4
4	روزے کی فضیلت واہمیت	5
5	روزے کا حکم	6
6	بلاعذر روزہ چھوڑنے یا توڑنے کا انجام	6
7	معالج کی اپنے مریضوں کے روزہ رکھنے کے حوالے سے فکر	7
8	معالج کی ذمہ داریاں	7
9	طبّی ذمہ داریاں	8
10	نفسیاتی ذمہ داری	8
11	روزے کے فرض ہونے کی شرائط	8
12	رمضان ہی میں ادائیگی کے فرض ہونے کی تین شرطیں ہیں	9
13	جن لوگوں کو رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے	9
14	روزے کی حالت میں قے یا الٹی ہو جانا	10
15	وہ علاج جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور مکروہ بھی نہیں ہوتا	11
16	وہ علاج جن سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا، مگر مکروہ ہو جاتا ہے	11
17	وہ علاج جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، قضاء لازم ہے، کفارہ نہیں	12
18	روزے کی حالت میں کچھ علاج سے متعلق تفصیلات	12
19	روزے کی حالت میں حجامہ لگوانا	12
20	روزے کی حالت میں کان میں دوائی ڈالنا	13
21	روزے کی حالت میں ناک میں اسپرے کرنا	13
22	روزے کی حالت میں انڈوسکوپی	14
23	انہیلر (Inhaler) کی اقسام اور روزے کی حالت میں ان کے استعمال کا حکم	14
24	روزے کی حالت میں دانت یا ڈاڑھ نکلوانا یا دانت یا ڈاڑھ پر دوائی لگوانا	16

Islamic Medical Learners Association

17	روزے کی حالت میں زبان کے نیچے گولی رکھنے کا حکم	25
17	روزے کی حالت میں کسی خاتون کا لیڈی ڈاکٹر سے اندرونی معائنہ کروانا	26
18	روزے کے دوران ETT ٹیوب استعمال کرنا	27
18	پیشاب کی جگہ معائنے کے لئے نلکی ڈالنا	28
19	روزے کا فدیہ کن صورتوں میں دینا درست ہے؟	29
20	روزے کا فدیہ کتنا ہے؟	30
21	روزے کا کفارہ کن صورتوں میں لازم ہوتا ہے؟	31
21	روزے کا کفارہ کتنا ہے؟	32

Islamic Medical Learners Association

رمضان آگہی برائے
مریض اور معالجین

رمضان المبارک سے متعلق آرٹیکل

رمضان کے معنٰی:

لفظِ "رمضان" (میم کے زبر کے ساتھ) کے معنٰی ہیں "جھلسا دینے والا اور جلا دینے والا"، اس مہینے کو رمضان اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اپنے فضل و کرم سے بندوں کے گناہوں کو جھلسا دیتے ہیں، اور جلا دیتے ہیں۔

روزے کی تعریف:

روزہ کو عربی میں صوم کہا جاتا ہے جبکہ شرعی اصطلاح میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے، پینے اور عورت سے مباشرت سے رکنے کا نام روزہ ہے۔

روزے کا مقصد:

قرآنِ مجید سورہ بقرہ، آیت نمبر: 183 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ} [البقرة: 183]

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔

اس آیتِ مبارکہ میں رمضان کے اصل مقصد "تقویٰ" کا ذکر ہے، یعنی اپنے آپ کو گناہوں سے بچانا اور اپنے پچھلے گناہوں کی بخشش کروانا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ رمضان المبارک میں گناہوں سے بچنے کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت اللہ کی عبادت میں صرف کریں، معالج کو چاہئے کہ رمضان المبارک میں مریضوں کے علاج معالجے کے لئے مریضوں کی سہولت کا خیال رکھتے ہوئے اوقات کا تعین کریں اور اسی طرح اس بات کی بھی کوشش کریں کہ اپنی ڈیوٹی کے ساتھ ساتھ اپنی انفرادی عبادات پر بھی بھرپور توجہ دیں۔

Islamic Medical Learners Association

رمضان آگہی برائے
مریض اور معالجین

روزے کی فضیلت واہمیت:

روزے کے فضائل بہت سی احادیث میں ذکر کیے گئے ہیں، جن میں سے دو احادیث پیشِ خدمت ہیں:

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ابنِ آدم (انسان) کا ہر عمل خود اس کا اپنا ہے، سوائے روزے کے کہ وہ میرے لئے ہے، اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا، اور روزہ ایک ڈھال ہے، اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے بیہودہ گوئی نہ کرنی چاہئے، اور نہ شور مچانا چاہئے، اگر کوئی شخص اس سے گالم گلوچ کرنا یا لڑنا چاہے تو اس کا جواب صرف یہ ہونا چاہئے کہ میں روزے سے ہوں، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالی کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے، روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی، (ایک تو) جب وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے، (اور دوسرے) جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے کا بدلہ پاکر خوش ہوگا۔" (بخاری شریف، حدیث نمبر:1904) ([1])

دیگر اعمال کے بارے میں تو یہ فرمایا کہ کسی عمل کا دس گنا اجر، کسی عمل کا ستر گنا، اور کسی عمل کا سو گنا اجر ہے، حتیٰ کہ صدقہ کا اجر سات سو گنا ہے، لیکن روزے کے بارے میں فرمایا کہ روزے کا اجر میں دونگا، کیونکہ روزہ اس نے صرف میرے (یعنی اللہ کے) لئے رکھا تھا، دیگر اعمال میں تو ریاکاری اور دکھاوے کا امکان ہے، لیکن روزے میں ایسا نہیں ہے، کیونکہ شدید گرمی کی وجہ سے جب کانٹے حلق میں لگ رہے ہیں اور زبان پیاس سے خشک ہے، ٹھنڈا پانی بھی موجود ہے، اور تنہائی بھی ہے اور کوئی دیکھنے والا نہیں ہے، اس کے باوجود بھی میرا بندہ پانی نہیں پی رہا، کیونکہ اس کو میرے سامنے جواب دینے کا ڈر اور احساس ہے، اور اسی احساس کا نام تقویٰ ہے جو کہ روزے کا مقصد ہے۔

---

(1) كذا في صحيح البخاري-نسخة طوق النجاة(ص:56)

باب هل يقول إني صائم إذا شتم

1904 - حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام بن يوسف عن ابن جريج قال أخبرني عطاء عن أبي صالح الزيات أنه سمع أبا هريرة-رضي الله عنه-يقول قال رسول الله ﷺ قال الله كل عمل ابن آدم له إلا الصيام فإنه لي وأنا أجزي به والصيام جنة وإذا كان يوم صوم أحدكم فلا يرفث ولا يصخب فإن سابه أحد أو قاتله فليقل إني امرؤ صائم والذي نفس محمد بيده لخلوف فم الصائم أطيب عند الله من ريح المسك للصائم فرحتان يفرحهما إذا أفطر فرح وإذا لقي ربه فرح بصومه

اسی طرح "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص شبِ قدر میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے نماز میں کھڑا رہا، اس کے پچھلے تمام گناہ (صغیرہ گناہ) معاف کر دیئے جائیں گے، اور جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا، اس کے پچھلے تمام گناہ (صغیرہ گناہ) معاف کر دیئے جائیں گے۔" (بخاری شریف، حدیث نمبر: 1901)[(2)]

روزے کا حکم:

ہر مسلمان عاقل، بالغ، صحت مند، مقیم مرد و عورت پر رمضان کے روزے فرض ہیں۔

بلاعذر روزہ چھوڑنے یا توڑنے کا انجام:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کسی رخصت یا بیماری کے بغیر رمضان کا ایک روزہ نہ رکھے یا روزہ توڑ دے تو ساری زندگی روزہ رکھنا بھی اس کی قضاء نہیں ہو سکتا۔" (ترمذی شریف، حدیث نمبر: 723)[(3)]

لہٰذا ہم سب کو چاہیے کہ ہم اس حوالے سے مکمل علم دین حاصل کریں کہ کن وجوہات کی وجہ سے روزہ چھوڑنا یا توڑنا جائز ہے، تاکہ جب کسی مریض کو روزہ چھوڑنے یا توڑنے کی ضرورت ہو، اسی طرح معالج

Islamic Medical Learners Association

---

(2) كذا في صحيح البخاري-نسخة طوق النجاة (ص:54)

1901-حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا هشام حدثنا يحيى عن أبي سلمة عن أبي هريرة-رضي الله عنه-عن النبي ﷺ قال من قام ليلة القدر إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن صام رمضان إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه

(3) كذا في سنن الترمذي (101/3)

باب ما جاء في الإفطار متعمدا

723-حدثنا محمد بن بشار حدثنا يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي قالا حدثنا سفيان عن حبيب بن أبي ثابت حدثنا أبو المطوس عن أبيه عن أبي هريرة: قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم من أفطر يوما من رمضان من غير رخصة ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر وإن صامه

رمضان آگہی برائے
مریض اور معالجین

کو اپنے کسی مریض کو روزہ چھوڑنے یا توڑنے کا مشورہ دینا ہو تو اس سے متعلق پہلے سے ہی مکمل علمِ دین حاصل ہو، تاکہ مریض خود یا معالج کی وجہ سے اس حدیث کا مصداق نا بن جائے، لیکن اگر پہلے سے اس صورت کے متعلق علمِ دین حاصل نا ہو تو کسی ماہر مفتی سے معلوم کر کے پھر اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

معالج کی اپنے مریضوں کے روزہ رکھنے کے حوالے سے فکر

1۔ میرا مریض روزہ رکھ سکتا ہے۔ (My patient may fast)

2۔ میرے مریض کو روزہ رکھنا چاہئے۔ (My patient should fast)

معالج کو چاہئے کہ اس میں سے دوسری فکر کو اپنائیں۔

مسلم شریف کی ایک روایت میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے "جس نے بھلائی کی طرف راہنمائی کی، اسے بھلائی کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔" (مسلم شریف، حدیث نمبر: 1893) ۔[4]

معالج کی کوشش سے جتنے لوگ بھی روزہ رکھیں گے، ان کے روزے کا ثواب روزہ دار کے ساتھ ساتھ معالج کو بھی ملے گا، نیکیاں کمانے کا سنہری موقع ہے۔ لہٰذا معالج کو چاہئے کہ اپنے تمام مریضوں کے حالات پر غور کریں کہ اگر مریض کی دوائی کے اوقات میں تبدیلی یا کمی کے بعد ان کے لئے روزہ رکھنا ممکن ہو تو اپنے مریضوں کو روزہ رکھنے کی ترغیب دیں۔

Islamic Medical Learners Association

معالج کی ذمہ داریاں

---

(4) کذا فی صحیح مسلم (1506/3)

38-بَابُ فَضْلِ إِعَانَةِ الْغَازِى فِى سَبِيلِ اللهِ بِمَرْكُوبٍ وَغَيْرِهِ، وَخِلَافَتِهِ فِى أَهْلِهِ بِخَيْرٍ

(1893) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَابْنُ أَبِى عُمَرَ، وَاللَّفْظُ لِأَبِى كُرَيْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِى عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِى مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّى أُبْدِعَ بِى فَاحْمِلْنِي، فَقَالَ: «مَا عِنْدِى»، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَا أَدُلُّهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ»،

رمضان آگہی برائے
مریض اور معالجین

وہ ضروری باتیں جو معالجین کو معلوم ہوں:

1۔ روزے کے فرض ہونے کی شرائط کا علم۔

2۔ کن صورتوں میں روزہ رکھنا رمضان میں فرض نہیں۔

3۔ روزے کی حالت میں علاج معالجے سے متعلق جدید فتاویٰ سے واقفیت۔

4۔ روزہ چھوڑنے یا توڑنے کی کن صورتوں میں قضاء یا کفارہ لازم ہوگا، اور کن صورتوں میں فدیے کی ادائیگی درست ہے۔

طبّی ذمہ داریاں:

1۔ روزے کی حفاظت کے لئے ریسرچ کی بنیاد پر اصولوں کا علم

2۔ دوائیوں کے اوقات میں تبدیلی یا کمی

نفسیاتی ذمہ داری:

1۔ مریض کو مطمئن کریں کہ آپ روزہ رکھ سکتے ہیں۔

2۔ مریض کو روزہ رکھنے کی ترغیب دیں۔

Islamic Medical Learners Association

روزے کے فرض ہونے کی شرائط

نفسِ فرضیت کی تین شرائط ہیں:

1۔ مسلمان ہو،

2۔ عاقل ہو،

3۔ بالغ ہو۔ [5]

---

[5] کذا فی بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (ج:2، ص: 77، ط: دار الکتب العلمية)
أما الشرائط العامة فبعضها يرجع إلى الصائم وهو شرط أهلية الأدا

رمضان آگہی برائے مریض اور معالجین

رمضان ہی میں ادائیگی کے فرض ہونے کی تین شرطیں ہیں:

1 ۔ صحت مند ہو،

2۔ مقیم ہو،

3۔ حیض ونفاس سے پاک ہو (عورتوں کے لئے)۔(6)

جن لوگوں کو رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے:

1۔ بیمار ہو، یعنی ایسی بیماری کہ جس میں روزہ رکھنے کی وجہ سے حرج لازم ہو۔ ایسا شخص فی الحال روزہ نہ رکھے، بلکہ جب صحت یاب ہو جائے تو ان روزوں کی قضا کرلے۔

اگر بیماری میں ان چاروں میں سے کوئی صورت پائی جائے گی تو حرج متحقق ہوگا: (1): کمزوری میں اضافہ ہو، (2): درد اور بیماری میں اضافہ ہو، (3): صحت کی بحالی (Recovery) میں وقت زیادہ لگ جائے، (4): صحت یاب تو ہوگیا، لیکن اگر روزہ رکھا تو دوبارہ بیمار ہونے کا غالب گمان ہو۔(7)

2۔ سفر میں ہو تو اس کے لئے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، بعد میں قضا کرلے، البتہ مسافر کے لئے بہتر یہ ہے کہ اگر مشقت وتکلیف نا ہو تو روزہ رکھ لے۔

Islamic Medical Learners Association

---

(6) كذا فی حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (ج:2،ص:372،ط: دار الفكر)

شروط وجوب أدائه، وهی ثلاثة: الصحة والإقامة والخلو من حيض ونفاس

(7) كذا فی البحر الرائق (ج:2،ص:303،ط: دار الكتاب الإسلامی)

(قوله: لمن خاف زيادة المرض الفطر) لقوله تعالى {فمن كان منكم مريضا أو على سفر فعدة من أيام أخر} [البقرة: 184] فإنه أباح الفطر لكل مريض لكن القطع بأن شرعية الفطر فيه إنما هو لدفع الحرج وتحقق الحرج منوط بزيادة المرض أو إبطاء البرء أو إفساد عضو ثم معرفة ذلك باجتهاد المريض والاجتهاد غير مجرد الوهم بل هو غلبة الظن عن أمارة أو تجربة أو بإخبار طبيب مسلم غير ظاهر الفسق وقيل عدالته شرط فلو برأ من المرض لكن الضعف باق وخاف أن يمرض سئل عنه القاضی الإمام فقال الخوف ليس بشیء كذا فی فتح القدير وفی التبيين والصحيح الذی يخشى أن يمرض بالصوم فهو كالمريض ومراده بالخشية غلبة الظن

3۔ عورت حاملہ ہو، یا اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہو اور روزہ رکھنا اس کے لئے یا اس کے بچے کے لئے نقصان دہ ہو تو ایسی صورت میں روزہ نہ رکھے، بعد میں ان کی قضا کرلے۔[8]

4۔ بہت ہی زیادہ بوڑھا ہو، یعنی روزہ رکھنے کی طاقت نا ہو (شیخِ فانی)۔

روزے کی حالت میں قے یا الٹی ہو جانا

اگر کسی شخص کو روزے کی حالت میں قے (اُلٹی) ہو جائے تو اس کی چند صورتیں ہو سکتی ہیں:

1۔ قے خود بخود ہوئی اور منہ بھر کر نہیں تھی، بلکہ کم تھی تو اس کا حکم یہ ہے کہ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

2۔ قے خود بخود ہوئی اور منہ بھر کر ہوئی، اس کا حکم بھی یہ ہے کہ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

3۔ قے خود بخود نہیں ہوئی، بلکہ قصداً قے کی اور منہ بھر کر نہیں کی تو اس سے بھی روزہ فاسد نہیں ہو گا۔

4۔ قے خود بخود نہیں ہوئی، بلکہ قصداً قے کی اور منہ بھر کر کی تو اس صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔

5۔ قے منہ بھر کر ہوئی اور ساری قے یا اس میں سے چنے کے برابر مقدار یا اس سے زائد کو روزہ یاد ہوتے ہوئے خود جان بوجھ کر اپنے اختیار سے اندر اتار دیا تو اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔[9] (ماخذ: فتویٰ بنوری ٹاؤن، فتویٰ نمبر: 144008201285)

Islamic Medical Learners Association

---

(8) كذا في الفتاوى الهندية (ج:1، ص:207، ط: دار الفكر)

(ومنها حبل المرأة، وإرضاعها) الحامل والمرضع إذا خافتا على أنفسهما أو، ولدهما أفطرتا وقضتا، ولا كفارة عليهما كذا في الخلاصة.

(9) كذا في الدر المختار (ج:2، ص:414، 415، ط: دار الفكر)

(وإن ذرعه القيء وخرج) ولم يعد (لا يفطر مطلقا) ملأ أو لا (فإن عاد) بلا صنعه (و) لو (هو ملء الفم مع تذكره للصوم لا يفسد) خلافا للثاني (وإن أعاده) أو قدر حمصة منه فأكثر حدادي (أفطر إجماعا) ولا كفارة (إن ملأ الفم وإلا لا) هو المختار (وإن استقاء) أي طلب القيء (عامدا) أي متذكرا الصوم (إن كان ملء الفم فسد بالإجماع) مطلقا (وإن أقل لا) عند الثاني وهو الصحيح، لكن ظاهر الرواية كقول محمد إنه يفسد كما في الفتح عن الكافي (فإن عاد بنفسه لم يفطر وإن أعاده ففيه روايتان) أصحهما لا يفسد محيط (وهذا) كله

رمضان آگہی برائے
مریض اور معالجین

وہ علاج جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور مکروہ بھی نہیں ہوتا

1۔ کسی قسم کا انجکشن یا ٹیکہ کھال یا رگ میں لگوانا۔

2۔ کسی عذر سے رگ کے ذریعہ گلوکوز لگوانا۔

3۔ خون لگوانا، یا انجکشن سے ٹیسٹ وغیرہ کے لئے خون لینا۔

4۔ طاقت کا انجکشن لگوانا۔

5۔ ایسی آکسیجن لینا جو خالص ہوا ہو، اس میں دوائی کے اجزاء شامل نہ ہوں۔

6۔ انجیو گرافی (Angiography) کروانا۔

7۔ آنکھوں میں دوا ڈالنا، چاہے حلق میں بھی اس کا اثر آجائے۔

8۔ ڈائلیسز (Dialysis) کروانا۔

9۔ علاج یا مرض میں پیشاب کی جگہ میں نلکی ڈالنا۔

10۔ ایکسرے (X-Ray) کروانا۔

11۔ الٹرا ساؤنڈ کروانا۔

12۔ سٹی اسکین (CT scan) کروانا۔

13۔ ای سی جی (ECG) کروانا۔

14۔ نزلہ میں ناک کے قریب یا جسم میں کسی جگہ پر درد ہو تو اس پر بام لگانا یا مالش کرنا۔ (مستفاد: ماہنامہ البلاغ، شعبان/1443)

نوٹ: ان کے علاوہ بھی ایسے علاج ممکن ہیں کہ جن سے روزہ مکروہ نہ ہوتا ہو، تمام علاج کا احاطہ نہیں کیا گیا۔

وہ علاج جن سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا، مگر مکروہ ہو جاتا ہے

1۔ خون دینے سے اگر کمزوری ہونے کا خطرہ ہو جس سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ رہے۔

(فی قیء طعام أو ماء أو مرة) أو دم (فإن كان بلغما فغير مفسد) مطلقا خلافا للثانى واستحسنه الكمال وغیرہ

2۔ اگر روزے کی حالت میں حجامہ (پچھنا) کروانے کی صورت میں کمزوری لاحق ہونے کا اندیشہ ہو۔

نوٹ: ان کے علاوہ بھی ایسے علاج ممکن ہیں کہ جن سے روزہ ٹوٹتا نہ ہو، مکروہ ہو جاتا ہو، تمام کا احاطہ نہیں کیا گیا۔

وہ علاج جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، قضاء لازم ہے، کفارہ نہیں

1۔ داڑھ نکلوائی اور خون حلق میں چلا گیا۔

2۔ بیماری یا کسی مجبوری میں روزہ افطار کر لینا۔

3۔ نیبولائزر (Nebulizer) استعمال کرنا۔

4۔ انہیلر (Inhaler) استعمال کرنا۔

5۔ منہ یا ناک کے ذریعہ بھاپ لینا، کیونکہ اس میں پانی ہوتا ہے جو سانس کے ذریعہ اندر جاتا ہے۔

6۔ دوا یا پانی پر مشتمل مصنوعی آکسیجن لینا۔

7۔ براہ راست انجکشن وغیرہ کے ذریعہ معدہ یا آنت میں دوا ڈالنا۔

8۔ ٹیوب یا نالی کے ذریعہ معدے میں دوا یا غذا پہنچانا۔ (ماخذ: ماہنامہ البلاغ، شعبان/1443)

نوٹ: ان کے علاوہ بھی ایسے علاج ممکن ہیں کہ جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، قضاء لازم ہو، کفارہ نہیں، تمام کا احاطہ نہیں کیا گیا۔

روزے کی حالت میں کچھ علاج سے متعلق تفصیلات

روزے کی حالت میں حجامہ (پچھنا) لگوانا:

روزے میں حجامہ (پچھنا) لگوانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، البتہ اگر روزے کی حالت میں حجامہ لگوانے کی صورت میں کمزوری لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو یہ عمل مکروہ ہوگا، لہٰذا اگر رمضان میں حجامہ لگوانے

کی ضرورت ہو تو روزے کے بعد لگوانا چاہئے، روزے کی حالت میں حجامہ لگوانے سے اجتناب کرنا چاہئے۔(10)

روزے کی حالت میں کان میں دوائی ڈالنا

جدید طبّی تحقیق کے مطابق عام صحت مند آدمی کے کان سے حلق تک یا دماغ کوئی ایسا راستہ کھلا ہوا نہیں ہے جس سے دوا یا پانی حلق یا دماغ تک پہنچ سکے، کیونکہ کان کے آخر میں ایک باریک مگر مضبوط پردہ ہے جس نے حلق یا دماغ کی طرف جانے کا راستہ بند کر دیا ہے، اس لئے معاصر علماء نے یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ کان میں دوائی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن اگر کسی کے کان کا پردہ پھٹا ہوا ہو اور دوائی اس کے حلق تک پہنچ جائے تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اس لئے احتیاط کا تقاضہ اور بہتر یہ ہے کہ روزے کی حالت میں کان کے اندر بلا ضرورت دوائی وغیرہ کے ڈالنے کے بجائے افطار کے بعد ڈالی جائے۔ (مستفاد: فتاوی جامعہ دار العلوم کراچی)(11)

روزے کی حالت میں ناک میں اسپرے کرنا

روزے کی حالت میں ناک کے اسپرے کا حکم یہ ہے کہ اگر اسپرے میں محض ہوا نہ ہو، بلکہ اس سے پانی یا دوا کے ذرات حلق یا دماغ میں پہنچ جائیں تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ کیونکہ ایک حدیث میں روزے

---

(10) کذا فی الفتاوی الهندیة (ج:1، ص:199، 200، ط: دار الفکر)

ولا بأس بالحجامة إن أمن على نفسه الضعف أما إذا خاف فإنه يكره وينبغي له أن يؤخر إلى وقت الغروب وذكر شيخ الإسلام شرط الكراهة ضعف يحتاج فيه إلى الفطر.

(11) کذا فی ضابط المفطرات فی مجال التداوی (صفحه ۱۱۴)

"وأما الاذن فلأن الدواء، أو الماء أو الدهن ونحوها لا تصل بالأقطار فيها الى الحلق اذا كانت طبلة الأذن سليمة غير مخرومة، لأن فتحة الأذن ليست بنافذة الى الحلق، لا مباشرة ولا بواسطة قناة أو جوف آخر، الى اذا كانت الطبلة مخرومة... وما يقطر فى الأذن الخارجية لا يصل الى الأذن الوسطى الا بتشرب المسام اذا كانت الطبلة سليمة غير مخرومة، فلا يصل الى الحلق... الخ"

کی حالت میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اور اس منع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ کلی کرنے میں مبالغہ کرنے سے پانی براہ راست حلق میں پہنچ سکتا ہے، جبکہ ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنے سے پانی ناک کے راستہ سے حلق یا دماغ تک پہنچ کر روزہ فاسد کر سکتا ہے۔ (مستفاد: فتویٰ جامعہ دار العلوم کراچی، فتوی نمبر: 63/1706) ([12])

روزے کی حالت میں انڈوسکوپی

انڈوسکوپی میں ہماری معلومات کے مطابق پیٹ، آنتوں وغیرہ کے معائنہ کے لئے کیمرہ استعمال کرتے وقت عام طور پر کیمرے پر منہ کے راستے سے پانی وغیرہ ڈالا جاتا ہے تاکہ کیمرہ کے گلے سے گذر کر بدن کے متعلقہ حصے پر پہنچنے تک کیمرے پر بدن کی جو اندرونی رطوبات لگ گئی ہوں وہ صاف ہو جائیں، اس تفصیل کی روشنی میں روزے کی حالت میں انڈوسکوپی کرانے سے روزہ ٹوٹ جائیگا اور اس روزے کی قضاء لازم ہوگی۔ اس لئے بوقتِ ضرورت یہ عمل رات کو کیا جائے۔ (مستفاد: فتویٰ جامعہ دار العلوم کراچی، فتوی نمبر: 80/1980)

انہیلر (Inhaler) کی اقسام اور روزے کی حالت میں ان کے استعمال کا حکم

([12]) كذا في سنن أبي داود-ن(ج:2،ص:280،ط:دار الكتاب العربي-بيروت)

2368 - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثني يحيى بن سليم عن إسماعيل بن كثير عن عاصم بن لقيط بن صبرة عن أبيه لقيط بن صبرة قال قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم- «بالغ في الاستنشاق إلا أن تكون صائما».

وكذا في بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (ج:2،ص:93،ط:دار الكتب العلمية)

وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ عن المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه، أما إذا وصل إلى الجوف فلا شك فيه لوجود الأكل من حيث الصورة.

وكذا إذا وصل إلى الدماغ لأنه له منفذ إلى الجوف فكان بمنزلة زاوية من زوايا الجوف.

وقد روي عن النبي -صلى الله عليه وسلم- أنه «قال للقيط بن صبرة: بالغ في المضمضة، والاستنشاق إلا أن تكون صائما» ومعلوم أن استثناءه حالة الصوم للاحتراز عن فساد الصوم وإلا لم يكن للاستثناء معنى، ولو وصل إلى الرأس ثم خرج لا يفسد بأن استعط بالليل ثم خرج بالنهار لأنه لما خرج علم أنه لم يصل إلى الجوف، أو لم يستقر فيه.

انہیلر کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں:

1۔ وکس انہیلر (Vicks Inhaler)

2۔ انہیلر (Inhaler)

1۔ وکس انہیلر (Vicks Inhaler)

وکس انہیلر (Vicks Inhaler) کے بنیادی اجزاء (پودینہ، کافور، میتھائل سالیسیلیٹ اور مینتھول) کو ایک چھوٹی سی پلاسٹک کی ڈبیا میں بند کر دیا جاتا ہے۔ سونگھتے وقت یہ کیمیکل ناک میں داخل نہیں ہوتے، بلکہ وہ ڈبیا میں بند رہتے ہیں، البتہ ان کی صرف خوشبو ناک میں داخل ہوتی ہے۔ وکس انہیلر کو ناک کے نتھنے پر رکھ کر سونگھنے سے اس کے اجزاء میں سے کسی بھی قسم کے ذرات انہیلر سے علیحدہ ہو کر ناک میں نہیں جاتے اور نہ کوئی بھاپ اٹھتی ہے جو ناک میں داخل ہو، بلکہ ایک تیز ٹھنڈی خوشبو ہوتی ہے جو ناک کے ذریعہ گلے تک محسوس ہوتی ہے۔ لہٰذا بلا ضرورت اس کا استعمال روزے کی حالت میں کراہت سے تو خالی نہیں، لیکن علاج کے لئے روزہ کے دوران سونگھنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

2۔ انہیلر (Inhaler)

انہیلر (Inhaler) میں منہ کے ذریعہ جانے والے دواء کے ذرات ڈاکٹرز اور فارماسسٹ (Pharmacist) کے مطابق یقینی طور پر صرف پھیپھڑوں میں نہیں، بلکہ پیٹ میں بھی جاتے ہیں، لہٰذا ایسے انہیلرز کو روزے کی حالت میں استعمال کرنے سے روزہ فاسد ہو جائے گا، تاہم اس انہیلر کو سانس کی بحالی کے لئے بوقتِ ضرورت لینے سے صرف ایک روزہ کی قضا لازم ہوگی، کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ (مستفاد: فتویٰ جامعہ دار العلوم کراچی، فتوی نمبر: 83/2380)[13]

---

[13] **کذا فی مجلة مجمع الفقه الإسلامی (21013/2)**

إن مجلس مجمع الفقه الإسلامی المنعقد فی دورة مؤتمره العاشر بجدة بالمملكة العربية السعودية، خلال الفترة من 23 إلى 28 صفر 1418ھ (الموافق 28 يونيو - 3 يوليو 1997م).

بعد اطلاعه على البحوث المقدمة فی موضوع المفطرات فی مجال التداوی، والدراسات والبحوث والتوصيات الصادرة عن الندوة الفقهية الطبية التاسعة التی عقدتها المنظمة الإسلامية للعلوم الطبية، بالتعاون مع المجمع وجهات أخرى، فی الدار البيضاء بالمملكة المغربية، فی الفترة من 9 إلى 12 صفر 1418ھ (الموافق 14-17 يونيو 1997م)، واستماعه للمناقشات التی دارت حول الموضوع بمشاركة الفقهاء والأطباء، والنظر فی الأدلة من الكتاب والسنة، وفی كلام الفقهاء.

قرر ما يلی:

أولاً: الأمور الآتية لا تعتبر من المفطرات:

روزے کی حالت میں دانت یاڈاڑھ نکلوانایادانت یاڈاڑھ پر دوائی لگوانا

اگر روزے کے دوران دانت یاڈاڑھ نکلوانے کی شدید ضرورت ہو تو دانت یاڈاڑھ نکلوانے کی گنجائش ہو گی، یااسی طرح دانت یاڈاڑھ پر دوائی لگوانے کی ضرورت ہو تواس کی بھی گنجائش ہو گی، البتہ اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ خون یاپیپ یادوا حلق سے نہ اترے، لیکن چونکہ اس کا احتمال رہتاہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ روزے کے بعد یہ عمل کیا جائے۔

1- قطرة العين، أو قطرة الأذن، أو غسول الأذن، أو قطرة الأنف، أو بخاخ الأنف، إذا اجتنب ابتلاع ما نفذ إلى الحلق.

وكذا فيه ايضا (20241/2)

1- بخاخ الربو (VENTOLIN):

تباينت الفتاوى بشأن البخاخ الذي يتعاطاه بعض المرضى عن طريق الفم. فذهب البعض إلى أنه لا يفسد الصوم، وذهب آخرون إلى أنه يفسد الصوم.

الرأي الأول: البخاخ لا يفسد الصوم: استظهرت اللجنة الدائمة عدم الفطر باستعمال هذا الدواء، لأنه ليس في حكم الأكل و الشرب، بوجه من الوجوه (3)، وهو ما جاء في فتوى للشيخ ابن عثيمين، لأنه شيء يتطاير ويتبخر ويزول ولا يصل منه جزء إلى المعدة (4)، ويستند بعض أصحاب هذه الفتوى إلى أن الرذاذ الذي تنفثه بخاخة الربو حدوده الرئتان ومهمته توسيع شرايينها التي تضيق بسبب الربو، وهذا الرذاذ لا يصل إلى المعدة، ولا يشكل غذاء ولا شرابا للمريض. (5)

الرأي الثاني: البخاخ مما يفطر به الصائم، استظهر أصحاب هذا الرأي أن ما يعرف بالنشاق يكون فيه دواء سائل مضغوط في زجاجة، ويستنشقه الصائم من طريق فمه، يفطر الصائم؛ لأنه دواء دخل من طريق الفم (6)، وقيد بعضهم ذلك بما إذ وصل الدواء المستعمل بالبخاخة إلى الجوف، وإلا فالصوم صحيح. (7)

الرأي الراجح: يحتوي بخاخ الربو على مستحضرات طبية + ماء + أو كسجين، وقد أكد لي عدد من الأطباء والصيادلة أن هذا المحتوى يدخل إلى المعدة بيقين، فالرأي: أن استعماله يفسد الصوم، والله أعلم.

اگر دانت یا ڈاڑھ نکالنے سے خون یا پیپ حلق میں چلا گیا اور وہ تھوک کے برابر یا اس پر غالب تھا یا اس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہوا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اسی طرح اگر غیر اختیاری طور پر دوا حلق میں چلی گئی تو بھی روزہ فاسد ہو جائے گا قضا لازم ہو گی، کفارہ نہیں۔ (مستفاد: فتویٰ بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر: 144209200476) (14)

روزے کی حالت میں زبان کے نیچے گولی رکھنے کا حکم

دل میں تکلیف میں بعض مرتبہ زبان کے نیچے گولی رکھی جاتی ہے، تاکہ دل کی تکلیف دور ہو، یا اسی طرح بلڈ پریشر کے مریض بھی بعض دفعہ مرض کی شدت کی وجہ سے زبان کے نیچے گولی رکھتے ہیں، ایسی گولی اگر منہ میں صرف مسامات کے ذریعے جذب ہو، اور اس کا کوئی جز ولعاب میں شامل نہ ہو تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہو گا، اور اگر اس کا کوئی جز ولعاب میں شامل ہو کر حلق میں چلا جائے جیسا کہ عموماً اس کا قوی امکان ہوتا ہے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اور صرف قضاء واجب ہو گی، کفارہ نہیں۔(مستفاد: فتاوی جامعہ دار العلوم کراچی)

روزے کی حالت میں کسی خاتون کا لیڈی ڈاکٹر سے اندرونی معائنہ کروانا

عورت روزہ کی حالت میں لیڈی ڈاکٹر وغیرہ سے اندرونی معائنہ جو عام طور پر انگلی ڈال کر ہوتا ہے نہ کرائے، بلکہ ایسا معائنہ روزے کے بعد کروائے، البتہ اگر سخت مجبوری میں معائنہ کروالیا، اور لیڈی ڈاکٹر نے گیلی انگلی یا کریم وغیرہ لگا کر اندر داخل کی تو اس صورت میں روزہ ٹوٹنے کا مدار اس بات پر ہے کہ عورت کی شرمگاہ اور معدہ یا آنتوں کے درمیان براہ راست راستہ ہو، اور قدیم کتب فقہ میں اسی بنیاد پر روزہ فاسد ہونے کا

---

(14) كذا في الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (ج:2،ص:396،ط:دار الفكر)

(أو خرج الدم من بين أسنانه ودخل حلقه) يعني ولم يصل إلى جوفه أما إذا وصل فإن غلب الدم أو تساويا فسد وإلا لا، إلا إذا وجد طعمه بزازية واستحسنه المصنف وهو ما عليه الأكثر وسيجيء.... (قوله: يعني ولم يصل إلى جوفه) ظاهر إطلاق المتن أنه لا يفطر وإن كان الدم غالبا على الريق وصححه في الوجيز كما في السراج وقال: ووجهه أنه لا يمكن الاحتراز عنه عادة فصار بمنزلة ما بين أسنانه وما يبقى من أثر المضمضة كذا في إيضاح الصيرفي. اهـ. ولما كان هذا القول خلاف ما عليه الأكثر من التفصيل حاول الشارح تبعا للمصنف في شرحه بحمل كلام المتن على ما إذا لم يصل إلى جوفه؛ لئلا يخالف ما عليه الأكثر. قلت: ومن هذا يعلم حكم من قلع ضرسه في رمضان ودخل الدم إلى جوفه في النهار ولو نائما فيجب عليه القضاء إلا أن يفرق بعدم إمكان التحرز عنه فيكون كالقيء الذي عاد بنفسه فليراجع

حکم تحریر کیا گیا ہے۔ لیکن یہ ایک طبّی مسئلہ ہے، اور جدید طبّی تحقیق کے مطابق عورت کی شرمگاہ اور معدہ یا آنتوں کے درمیان براہ راست ایسا کوئی راستہ نہیں ہے۔ لہٰذا اس صورت میں راجح یہ ہے کہ گیلی انگلی یا کریم وغیرہ لگا کر شرمگاہ میں داخل کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ تاہم بہتر یہی ہے کہ روزہ کی حالت میں دن میں یہ عمل نہ کیا جائے، بلکہ رات میں یہ عمل کیا جائے، البتہ اگر مجبوری میں دن میں یہ عمل کیا تو احتیاطاً روزہ کی قضاء کرلے۔ (مستفاد: فتاوی جامعہ دارالعلوم کراچی) ([15])

روزے کے دوران ETT ٹیوب استعمال کرنا

ہماری معلومات کے مطابق یہ ٹیوب جو آکسیجن دینے کے لئے منہ کے ذریعے سانس کی نالی میں ڈالی جاتی ہے، اس میں کبھی دوا ڈالی جاتی ہے اور کبھی نہیں ڈالی جاتی، لہذا اس کے استعمال کے وقت اگر اس میں دوا یا پانی وغیرہ ڈالا جائے تو روزہ ٹوٹ جائیگا لیکن اگر اس کے ذریعے صرف آکسیجن دی جائے جس میں کوئی دوا شامل نہ ہو اور کوئی دوا یا پانی وغیرہ نہ دیا جائے تو ایسی صورت میں ETT کے استعمال سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (مستفاد: فتوٰی جامعہ دارالعلوم کراچی، فتوی نمبر: 80/1980)

پیشاب کی جگہ معائنے کے لئے نلکی ڈالنا

---

(۱۵) کذا فی ضابط المفطرات فی مجال التداوی (صفحہ ۱۲۵)

أما اعتبار الآمة عند أبی حنیفة رحمه الله وعامّة المشایخ، واعتبار قبل المرأة عند المشایخ، ..... ففیه إشکال من حیث الطب فإنه ینکر نفوذها إلی الحلق أو المعدة أو الأمعاء......والأصول الثلاثة المتفق علیها التی قدمناها فی أوائل الفصل تقتضی أن لا تعتبر هذه المنافذ الأربعة أیضاً علی مذهب الحنفیة بالاتفاق، إن اتفقت الأطباء المعاصرون علی عدم نفوذها إلی الحلق والمعدة والأمعاء وأن لا یفسد الصوم بما دخل منها

وکذا فی الفتاوی الهندیة (ج:1، ص:204، ط: دار الفکر)

ولو أدخل أصبعه فی استه أو المرأة فی فرجها لا یفسد، وهو المختار إلا إذا کانت مبتلة بالماء أو الدهن فحینئذ یفسد لوصول الماء أو الدهن هکذا فی الظهیریة

Islamic Medical Learners Association

مرد کی پیشاب کی جگہ میں نلکی ڈالنے سے مطلقاً روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ عورت کی پیشاب کی جگہ میں اگر خشک نلکی ڈالی جاتی ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور اگر نلکی پر کوئی دوائی لگائی جاتی ہو تو اس سے روزہ ٹوٹنے کا مدار اس پر ہے کہ عورت کی اندرونی شرمگاہ (فرجِ داخل) اور معدہ یا آنتوں کے درمیان براہ راست راستہ ہو، اور قدیم کتب فقہ میں اسی بنیاد پر روزہ فاسد ہونے کا حکم تحریر کیا گیا ہے۔ لیکن یہ ایک طبّی مسئلہ ہے، اور جدید طبّی تحقیق کے مطابق عورت کی شرمگاہ اور معدہ یا آنتوں کے درمیان براہ راست ایسا کوئی راستہ نہیں ہے۔ لہٰذا اس صورت میں راجح یہ ہے کہ تر نلکی شرمگاہ میں داخل کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ تاہم بہتر یہی ہے کہ روزہ کی حالت میں دن میں یہ عمل نہ کیا جائے، بلکہ رات میں یہ عمل کیا جائے، البتہ اگر مجبوری میں دن میں یہ عمل کیا تو احتیاطاً روزہ کی قضاء کرلے۔ (مستفاد: فتاوی جامعہ دارالعلوم کراچی) [16]

روزے کا فدیہ کن صورتوں میں دینا درست ہے؟

اگر کوئی شخص "شیخِ فانی" ہو یعنی اتنا بوڑھا اور ضعیف ہو گیا ہو کہ روزہ رکھنے کی بالکل طاقت نہ ہو اور نہ ہی آئندہ اتنی طاقت کی امید ہے کہ روزہ رکھ سکے تو ایسی صورت میں ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ دے دے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص دائمی مریض ہو، صحت کی کوئی امید نا ہو، تو یہ شخص بھی روزے کے فدیے میں "شیخِ فانی" کی طرح ہوگا۔ یعنی یہ شخص بھی ہر روزے کے بدلے میں فدیہ دے دے۔ البتہ اگر پھر کبھی طاقت آگئی یا بیماری سے صحت یاب ہو گیا تو سب روزوں کی قضاء کرنی ہو گی، اور جو فدیہ دے دیا ہے، وہ صدقہ شمار ہوگا۔ [17]

Islamic Medical Learners Association

---

(16) كذا في الفتاوى الهندية (ج:1، ص:204، ط:دار الفكر)

وإذا أقطر في إحليله لا يفسد صومه عند أبي حنيفة ومحمد - رحمهما الله تعالى - كذا في المحيط. سواء أقطر فيه الماء أو الدهن، وهذا الاختلاف فيما إذا وصل المثانة. وأما إذا لم يصل بأن كان في قصبة الذكر بعد لا يفطر بالإجماع كذا في التبيين. وفي الإقطار في أقبال النساء يفسد بلا خلاف. وهو الصحيح هكذا في الظهيرية.

(17) كذا في الفتاوى الهندية (ج:1، ص:207، ط:دار الفكر)

روزے کا فدیہ کتنا ہے؟

ہر روزے کے فدیے میں ایک صدقہ فطر کی مقدار یعنی پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت کسی مستحقِ زکٰوۃ کو دے دیں۔ رمضان شروع ہونے کے بعد پورے رمضان کے روزوں کا فدیہ ادا کر سکتا ہے، رمضان سے پہلے فدیہ ادا کرنا درست نہیں ہے۔ (18)

(ومنها: كبر السن) فالشيخ الفاني الذى لا يقدر على الصيام يفطر ويطعم لكل يوم مسكينا كما يطعم فى الكفارة كذا فى الهداية. والعجوز مثله كذا فى السراج الوهاج. وهو الذى كل يوم فى نقص إلى أن يموت كذا فى البحر الرائق...ولو قدر على الصيام بعد ما فدى بطل حكم الفداء الذى فداه حتى يجب عليه الصوم هكذا فى النهاية.

و كذا فى الدر المختار (ج:3،ص:478،ط:دار الفكر)

(فإن عجز عن الصوم) لمرض لا يرجى برؤه أو كبر (أطعم) أى ملك (ستين مسكينا) ولو حكما

(18) كذا فى الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (ج:3،ص:478،ط:دار الفكر)

(فإن عجز عن الصوم) لمرض لا يرجى برؤه أو كبر (أطعم) أى ملك (ستين مسكينا) ولو حكما، ولا يجزء غير المراهق بدائع (كالفطرة) قدرا ومصرفا (أو قيمة ذلك)

(قوله: لا يرجى برؤه) فلو برء وجب الصوم رحمتى (قوله: أى ملك) الإطعام لا يختص بالتمليك كما سيأتى، لكن المراد به هنا التمليك وبما بعده الإباحة، ولذا قال فى البدائع: إذا أراد التمليك أطعم كالفطرة، وإذا أراد الإباحة أطعمهم غداء وعشاء ...(قوله: كالفطرة قدرا) أى نصف صاع من بر، أو صاع من تمر، أو شعير ودقيق كل كأصله، و كذا السويق.

و كذا فى الفتاوى الهندية (ج:1،ص:207،ط:دار الفكر)

(ومنها: كبر السن) فالشيخ الفاني الذى لا يقدر على الصيام يفطر ويطعم لكل يوم مسكينا كما يطعم فى الكفارة كذا فى الهداية. والعجوز مثله كذا فى السراج الوهاج. وهو الذى كل يوم فى نقص إلى أن يموت كذا فى البحر الرائق. ثم إن شاء أعطى الفدية فى أول رمضان بمرة، وإن شاء أخرها إلى آخره كذا فى النهر الفائق.

Islamic Medical Learners Association

روزے کا کفارہ کن صورتوں میں لازم ہوتا ہے؟

وہ شخص جس میں روزہ فرض ہونے کی تمام شرائط پائی جاتی ہوں، رمضان کے اُس اَدا روزے میں جس کی نیت صبح صادق سے پہلے کرچکا ہو عمداً (یعنی جان بوجھ کر) روزہ توڑدے، یعنی بدن کے کسی جوف میں قدرتی یا مصنوعی منفذ (Opening) سے کوئی ایسی چیز پہنچائے جو انسان کی غذا یا دوا کے طور پر استعمال ہوتی ہو یا جماع کرے یا کرائے ان تمام صورتوں میں روزہ ٹوٹ جائے گا اور روزے کی قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوگا۔ (مستفاد: فتویٰ بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر: 143909200005)

روزے کا کفارہ کتنا ہے؟

روزے کا کفارہ بالترتیب یہ ہے:

1۔ ایک غلام آزاد کرے۔

2۔ اگر غلام آزاد کرنے کی طاقت نہ ہو، یا غلام میسر نہ ہو تو دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے۔ اگر کسی وجہ سے بیچ میں ایک روزہ بھی رہ جائے تو پھر سے دو مہینے لگاتار روزے رکھے۔

3۔ اگر دو مہینے روزہ رکھنے کی طاقت نا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ساٹھ مسکینوں کو ایک ہی دن صدقہ فطر کی مقدار دے دے، یا ایک مسکین کو ساٹھ دن صدقہ فطر کے برابر غلہ دیتا رہے۔ واضح رہے کہ ایک صدقہ فطر کی مقدار نصف صاع (پونے دو کلو) گندم یا اس کی قیمت ہے۔(19)

---

(19) **حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (ج:2 ص:412 ط: دار الفكر)**

(قوله: ككفارة المظاهر) مرتبط بقوله و كفر أي مثلها في الترتيب فيعتق أولا فإن لم يجد صام شهرين متتابعين فإن لم يستطع أطعم ستين مسكينا لحديث الأعرابي المعروف في الكتب الستة فلو أفطر ولو لعذر استأنف إلا لعذر الحيض

Islamic Medical Learners Association

ISLAMIC MEDICAL LEARNERS ASSOCIATION
(IMLA)

Office Eye OPD Patel Hospital ,Gulshan e Iqbal ,
Karachi ,Pakistan
0300-209 0718